بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۹

انا الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۳

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۴-ماہ صلح ۱۳۲۱ہش | ۱۶-ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ | ۴-ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کمر میں درد کی شکایت ہے۔ نیز حضور کو نزلہ کی تکلیف پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے علالت طبع کے باوجود آج خطبہ جمعہ خود پڑھایا۔ جس میں وللاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ سے استدلال فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کو اس نئے سال میں گزشتہ سال سے زیادہ قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آج بعد نماز عشاء۔ چودھری کریم بخش صاحب نے اپنے لڑکے چودھری عبدالعلیم کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور بعض دیگر اصحاب مدعو تھے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۶ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جلسہ سالانہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اور جو وقت کی قلت کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی۔ ذیل میں مکمل درج کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

ہر کام سے پہلے دعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ طریق عمل تھا کہ ہر ایک اہم کام کے شروع کرنے سے پہلے ضرور دعا کیا کرتے تھے۔ اور دعا بطریق مسنون دعائے استخارہ ہوتی تھی۔ استخارہ کے معنے ہیں خدا تعالیٰ سے طلب خیر کرنا۔ استخارہ کے نتیجہ میں یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ کوئی خواب آ جائے جیسا کہ آج کل کے بعض صوفی استخبارہ کرتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ سے خبر طلب کرتے ہیں۔ یہ طریق مسنون نہیں۔ اصل مقصد تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے خیر حاصل ہو اور دعائے استخارہ سے اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ کہ جو کام ہمارے لئے بہتری اور بھلائی کا ہو۔ وہ آسان ہو جاتا ہے۔ بغیر دقتوں کے حاصل ہو جاتا ہے۔ اور قلب میں اس کے متعلق انشراح۔ اور انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔

عموماً استخارہ رات کے وقت بعد نماز عشاء کیا جاتا ہے۔ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر التحیات میں درود شریف اور دیگر مسنون دعاؤں کے بعد دعائے استخارہ پڑھی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد فوراً سو رہنا چاہیئے۔ اور باتوں میں مشغول ہونا مناسب نہیں ہوتا۔ لیکن حسب ضرورت دوسرے وقت بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

نماز عصر میں استخارہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ دوران ایام مقدمہ کرم دین میں ایک صاحب ابو سعید نامی کو جو ابو سعید عرب کے نام سے مشہور تھے۔ لاہور سے بعض اخباروں کے پرچے لانے کے واسطے بھیجا گیا۔ انہیں کہا گیا۔ کہ آپ سفر سے قبل استخارہ کر لیں۔ اس وقت نماز عصر ہونے والی تھی۔ اور مسجد مبارک میں احباب جمع تھے۔ وہاں ہی ان کے سفر کے متعلق تجویز قرار پائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابو سعید صاحب سے فرمایا۔ کہ آپ نماز عصر میں ہی استخارہ کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور پھر لاہور چلے گئے۔ اور جس مقصد کے واسطے بھیجے گئے۔ اس میں کامیاب ہو کر واپس آئے۔

مجلس میں دعا

گو بعض دفعہ کسی کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کر دیا کرتے تھے۔ مگر عام طور پر آپ کا طریق یہ تھا۔ کہ نمازوں کے اندر دعا کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ اور پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ کسی دوسرے وقت بھی تحریک دعا ہوتی۔ تو آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے۔ اور دعا کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ سنہ ۱۹۰۴ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بہت بیمار ہو گئے تھے۔ اور اس بیماری کی حالت میں ایک وقت تنگی اور تکلیف کا ان پر ایسا وارد ہوا۔ کہ ان کی بیوی مرحومہ نے سمجھا کہ ان کا آخری وقت ہے۔ وہ روتی چیختی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں۔ حضور نے تھوڑی سی مشک دی۔ کہ انہیں کھلاؤ۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسی وقت وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے۔ صبح کا وقت تھا۔ حضرت مفتی صاحب کو مشک کھلائی گئی۔ اور ان کی حالت اچھی ہونے لگ گئی۔ اور تھوڑی دیر میں طبیعت سنبھل گئی۔

مجسم دعا

دعاؤں کے کرنے اور کرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قدر توجہ رہتی تھی۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ مجسم دعا تھے۔

بخل اگر جائز ہوتا

ایک دفعہ فرمایا۔ کہ میں نے سوچا۔ کہ بخل تو ناجائز ہے کسی حالت میں انسان کو بخیل نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر بخل جائز ہوتا۔ تو وہ کونسی چیز ہے جس کے دینے یا بتلانے میں میں بخل کرتا۔ میں نے بہت سوچا۔ مگر کوئی چیز میری نظر میں ایسی نہ آئی جس پر بخل کرنے کو میرا دل چاہتا۔ سوائے اس کے کہ میں اس بات کے بتلانے میں بخل کرتا۔ کہ دعا کتنی بڑی شاندار نعمت ہے۔ اور کس آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

ایک خاص دعا

۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "میں اس بات کے پیچھے لگا ہوا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کے واسطے ایک خاص دعا کروں۔ دعا تو ہمیشہ کی جاتی ہے۔ مگر ایک نہایت جوش کی دعا کرنا چاہتا ہوں جب اس کا موقعہ مل جائے۔"

احباب کے واسطے دعا

اس سے ظاہر ہے۔ کہ خاص دعاؤں کا وقت اور موقعہ اور ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ میسر نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دیکھا جاتا تھا۔ کہ جب کوئی دوست رخصت ہونے کی اجازت چاہتا تھا۔ تو فرمایا کرتے تھے۔ "کیا آپ دو چار روز اور نہیں ٹھہر سکتے" اور اکثر خدام کو زیادہ سے زیادہ وقت قادیان میں رہنے کی ترغیب دیتے حالانکہ بظاہر کوئی کام ان کے ذمہ نہ ہوتا۔ اس کی اصل غرض یہی تھی۔ کہ سامنے رہنے سے دعا کے خاص موقعہ میں شامل ہو جانا ممکن ہو۔

بذریعہ دعا شک کا ازالہ

دعاؤں کے اثر پر آپ کو اس قدر اعتماد تھا۔ کہ آپ نے اپنے زمانہ والوں کو بھی ایک دعا ہی سکھائی جس سے ان پر حق ظاہر ہو سکے۔ فرمایا:۔ "بطور تبلیغ کے لکھتا ہوں کہ حق کے طالب جو مواخذہ الٰہی سے ڈرتے ہیں وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے ویسا ہی ڈرتے رہیں اور ان کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جائیں کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں اور اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعوے جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔

جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہوسکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت ۲ رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ یٰسین اور دوسری میں ۲۱ مرتبہ سورۂ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے ۳۰۰ مرتبہ درود شریف اور ۳۰۰ مرتبہ استغفار پڑھ کر خداتعالے سے یہ دعا کریں کہ اے قادر وکریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک مقدرت تجھ کو ہی ہے۔ آمین یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتہ کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر خداتعالے سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کرے۔ اور دونوں پہلو دل بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا سوائے حق کے طالبو ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق کی مدد چاہو۔ اور دیکھو کہ اب میں نے یہ روحانی تبلیغ بھی کر دی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے والسلام علی من اتبع الھدیٰ

المبلغ غلام احمد عفی عنہ

عشقِ الٰہی

دعا کیا ہے اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے دلی جذبات اور خواہشات کا اظہار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کے حضور میں کس قدر محبت اور عشق تھا۔ اس کا بھی کچھ پتہ آپ کی دعاؤں سے لگتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور میں عرض کرتے ہیں ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہے
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہو دیں ہم نثار
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیر
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے

ذات پاکت بس ست یار ےکے
دل یکے۔ جاں یکے نگار ےکے
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی
اے دلبر و دلستان و دلدار
اے جانِ جہاں و نورِ انوار
اے مونسِ جان چہ دلستانی
کز خود بربودیم بیک بار
چشم و سرِ ما فدائے رویت
جان و دل ما بتو گرفتار
ہر کہ عشقت در دل و جانش فتد
ناگہاں جانے در ایمانش فتد

اللہ تعالےٰ کے حضور میں اپنی کامل اور مستقل وفاداری کے متعلق عرض کرتے ہیں ؎

خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رونما
خواہی بکش یا کن رہا کے ترک آں داماں کنم
سہل است ترک ہر دو جہاں گر رضائے تو
آید بدست اے پنہ و کہف دامنم
در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم

غیر مبایعین سے فیصلہ کی آسان راہ

ہمارے پرانے دوست جواب اپنے آپ کو لاہوری احمدی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہمارا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے ذریعہ سے بآسانی ہوسکتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روحانی فرزند کہا کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا اور توجہ کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ اولاد جو روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ اور جس کی تربیت اور تعلیم بھی حضور علیہ السلام کی نگرانی میں ہوئی۔ اور جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے بشارتیں بھی ہیں۔ اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کثرت سے دعائیں کیں۔ کیا ممکن ہے کہ وہ سب اولاد معہ تمام متعلقین اور اولین سابقین کی ایک بڑی جماعت کے سب گمراہ ہوگئے۔

اب میں ان دعاؤں میں سے جو حضور نے اپنی اولاد کے واسطے کیں چند ایک بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے ان کا اکرام ضروری ہے۔ اور حضور کی دعائیں اپنی اولاد کے واسطے تو شب و روز بے انتہا تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہر نماز میں اپنے اہل بیت اور اولاد کے لئے دعا کرتا ہوں۔ یہ چند فقرات حسن اتفاق سے تحریر میں بھی آگئے ؎

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا
مری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ نمایاں تیرا
عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

کر ان کو نیک سیرت اس کو دے یا رب یہ نعمت
کریما دور کر تو ان سے ہر شر
رحیما نیک کر اور پھر معمّر
تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولا انہیں ہر دم بچانا

دعا کے ذریعہ آسمانی فیصلہ

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر علماء زمانہ نے کفر کے فتوے لگائے اور ہر قسم کی عداوت اور دشمنی اور ایذا رسانی پر کمر باندھی تو حضور نے دعا ہی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے فیصلہ چاہا اور یہ دعا کی۔

"اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کے لئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست۔

اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر و قدوس حی و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ "اٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا" اور تو نے ہی مجھے کہا کہ "تو میری نظر میں منظور ہے۔ میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا" اور تو نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ کہ "تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا کہ میری توحید اور تفرید" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور سب سے پہلا مومن ہوں" اور تو نے ہی مجھے کہا کہ "میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کر کے دکھلاؤں۔ اور کوئی مذہب ان تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں معارف میں تعلیم کی عمدگی میں خدا کی تائیدوں میں خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کر سکے۔ اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا۔" مگر اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے۔ کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا۔ اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا.....

سو اے میرے مولا قادر خدا اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما۔ جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں۔ اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو

اور وہ مجھے پہچانیں۔ اور تجھ سے ڈریں۔ اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی اُن کے اندر پیدا ہو۔ اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ اور ہر ایک طالب حق کو نیکی کی طرف کھینچیں اور اسی طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں۔ تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں۔ اور سمجھیں کہ تُو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے۔ اور دُنیا میں تیرا جلال چمکے۔ اور تیرے نام کی روشنی اُس بجلی کی طرح دکھلائی دے۔ کہ جو ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہونچاتی۔ اور شمال و جنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے .... تو میرا ہے جیسا کہ میں تیرا ہوں۔ تیری جناب میں الحاح سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ سچ ہے۔ کہ میں تیری طرف سے ہوں۔ اور اگر یہ سچ ہے۔ کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ تو تو میری تائید میں اپنا کوئی ایسا نشان دکھلا۔ کہ جو پبلک کی نظر میں انسانوں کے ہاتھوں اور انسانی منصوبوں سے بالاتر یقین کیا جائے۔ تا لوگ سمجھیں کہ میں تیری طرف سے ہوں۔ اے میرے قادر خدا! اے میرے توانا۔ اور سب قوتوں کے مالک خداوند تیرے ہاتھ کے برابر کوئی ہاتھ نہیں۔ اور کسی جن اور بھوت کو تیری سلطنت میں شرکت نہیں۔ دُنیا میں ہر ایک فریب ہوتا ہے۔ اور انسانوں کو شیاطین بھی اپنے جھوٹے الہامات سے دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر کسی شیطان کو یہ قوت نہیں دی گئی۔ کہ وہ تیرے نشانوں اور تیرے ہیبت ناک ہاتھ کے آگے ٹھہر سکے یا تیری قدرت کی مانند کوئی قدرت دکھلا سکے کیونکہ تو وہ ہے جس کی شان لا الہ الا اللہ ہے۔ اور جو العلی العظیم ہے"

صلوٰۃ اور دُعا میں فرق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا۔ کہ صلوٰۃ میں اور نماز میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے الصلوٰۃ ھی الدعاء۔ صلوٰۃ ہی دُعا ہے۔ الصلوٰۃ مخ العبادۃ نماز عبادت کا مغز ہے۔ جب انسان کی دُعا محض دُنیوی امور کے لئے ہو۔ تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے۔ اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور ادب، انکسار۔ تواضع۔ اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔ اصل حقیقت دُعاء کی وہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دُعا میں پیدا ہونی چاہیئے۔ جب ایسی حالت کو پہونچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے۔ تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے

دُعا میں بڑی قوت

فرمایا کرتے تھے "دُعا میں خدا تعالےٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے۔ کہ جو کچھ ہوگا دُعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دُعا ہی ہے۔ اور اس کے سوائے کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے ...... دُعا سے بڑھ کر اور کوئی ہتھیار نہیں"

دُعا کرنا موت اختیار کرنے کے برابر

فرمایا کرتے تھے "اکثر لوگ دُعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ کہ دُعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہونچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دُعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔

دُعا میں علیحدگی

فرمایا کرتے تھے "جب خوفِ الٰہی اور محبت غالب آتی ہے۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ ایسی دُعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے۔ اسی پودے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے"

اپنی زبان میں دُعاء

فرمایا کرتے "نماز کے اندر اپنی زبان میں دُعاء مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دُعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورہ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ وہ اسی طرح عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے۔ اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے۔ اور اس کے بعد مقررہ دُعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں۔ لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ تاکہ حضورِ دل پیدا ہو جائے۔ کیونکہ جس نماز میں حضورِ دل نہیں۔ وہ نماز نہیں۔ آج کل لوگوں کی عادت ہے۔ کہ نماز تو ٹھونگیں دار پڑھ لیتے ہیں۔ جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دُعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا۔ کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دُعا کی جائے۔ نادان لوگ نماز کو ٹیکس جانتے ہیں۔ اور دُعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں۔ نماز خود دُعا ہے۔ دین و دُنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دُعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کے بعد بہت دُعائیں کرو۔ تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ دُعا کے وقت آستانہ الوہیت پر رُوح پانی کی طرح بہہ جائے۔ ایسی دُعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ یہ دُعا میسر آئے۔ تو پھر خواہ انسان چار پہر دُعا میں کھڑا رہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں دُعا مانگنی چاہئیں۔

دُعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دُور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اپنی زبان میں دُعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ غلط خیال ہے ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے"

حقیقتِ دُعاء

ایک دفعہ فرمایا۔ جب دُعا اپنے کمال کو پہونچتی ہے۔ تو اس کی حقیقت کی مثال ظلی طور پر اس طرح ہے۔ کہ گویا دُعاء کرنے والا خدا بن جاتا ہے۔ اور اس کی زبان گویا خدا کی زبان ہوتی ہے ....

ایں دُعائے شیخ

مگر یہ حالت خدا کی طرف سے آتی ہے انسان کے اختیار میں کچھ نہیں۔ دُعاء مخ ہے۔ اس میں انسان اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کی چادر کے نیچے مخفی ہو جاتا ہے عبودیت کو ربوبیت کے ساتھ قدیم سے ایک رشتہ ہے۔ جس کا نام خلافت ہے ....

ہر دُعا سے قبل سورۂ فاتحہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا۔ کہ ہر مجلس میں اور ہر موقعہ پر حضرت صاحب کے قریب ہو کر بیٹھوں بعض دفعہ جب کوئی دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دُعا کی تحریک کرتے اور حضور اُسی مجلس میں دُعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے۔ تو میں بہت قریب ہو کر یہ سننے کی کوشش کرتا۔ کہ حضور کیا الفاظ مونہہ سے نکال رہے ہیں۔ بارہا کے تجربہ سے مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر دُعا میں سب سے پہلے سورۂ فاتحہ ضرور پڑھتے تھے۔ اور بعد میں کوئی اور دُعا کرتے تھے۔

سب کے واسطے دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ ہر ایک دُعا کے موقعہ پر اپنے خدام کو اپنی دُعاؤں میں یاد کر لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت قاضی امیر حسین رضی اللہ عنہ کا ایک خورد سال بچہ فوت ہو گیا۔ اس کے جنازہ کی نماز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود پڑھائی۔ اور عموماً جنازوں کی نمازوں میں حضور خود ہی پیش امام ہوا کرتے تھے۔ اس وقت قادیان میں جماعت تھوڑی تھی۔ اس جنازہ میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد ۱۴-۱۵ کے قریب تھی۔ نماز کے بعد ایک شخص نے عرض کیا حضور میرے واسطے دُعا کریں۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ میں نے تو ابھی اس نماز میں سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ صرف میت اور اس کے لواحقین کے لئے دُعا نہیں کی تھی۔ بلکہ جتنے لوگ جنازہ میں شامل ہوئے سب کے لئے دُعا کر دی تھی۔

بیت الدعاء

۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم نے سوچا۔ کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ ستر سال کے قریب عمر سے گذر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آجائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف اس کے واسطے خدا تعالےٰ کا اذن اور منشا نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے۔ اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا۔ اور خدا سے دُعا کی۔ کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعاء کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا۔

دعا نہ کرنے میں ہلاکت

۴ جون ۱۹۰۳ء کو فرمایا نماز اصل میں دعا ہے۔ اگر انسان کا نماز میں دل نہ لگے۔ تو پھر ہلاکت کے لئے تیار ہو جائے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا۔ وہ گویا خود ہلاکت کے نزدیک جاتا ہے۔ دیکھو ایک طاقتور حاکم ہے۔ جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے۔ کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے۔ اس کے پاس سے گزرتا ہے۔ اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کا اس کے آگے بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ خدا تعالےٰ ہر وقت انسان کو آرام دینے کے واسطے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہے۔ کہ انسان نافرمانی سے باز رہے۔ اور بڑے زور سے دعا کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے۔ تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

حقیقت دعا

اکتوبر ۱۹۰۳ء فرمایا۔ یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔ یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کرینگے جبکہ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ تناسخ کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے۔ اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آریہ مذہب میں دعا ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا۔ کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جائیں۔ اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں۔ تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے۔ اور آدمی ہر وقت اس سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے۔ تو خود طالب موت اور تشنۂ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے۔ کہ اس پر مونہہ رکھ دے۔ اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ میری نصیحت ہے۔ جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے تیس پارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا۔ کہ ان میں وہ نصیحت کونسی ہے۔ جس پر اگر مضبوط ہو جائیں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں۔ تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑلو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے۔ کہ دعا کیا چیز ہے دعا یہی نہیں کہ چند لفظ مونہہ سے بڑبڑائے یہ تو کچھ بھی نہیں۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کیطرف رجوع کرے۔ اور اسکو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الٰہی کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو۔ کہ اس کی پکار میں کیا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالےٰ سے کی جائے۔ اس کی آواز اس کا لب ولہجہ اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو۔ کہ سارے عضو اس سے متاثر ہو جائیں۔ اور زبان میں خشوع خضوع ہو۔ دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے گا۔ نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے کہ میں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں مداومت کرے گا۔ اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہے گا۔ تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی کو دور کرے گی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی۔ جو گناہ سے بیزاری پیدا کرے گی۔ اور وہ ان سے بچیگا۔ اس حالت میں دیکھے گا کہ میرا دل جذبات اور نفسانی خواہشوں کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا۔ گویا ہزاروں ہزار زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ جو بے اختیار اسے کھینچ کر گناہ کی طرف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہیں۔ اور آزاد ہو گیا ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک رغبت اور رجوع تھا۔ اس حالت میں وہ محسوس اور مشاہدہ کریگا کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالےٰ کی طرف ہے۔ گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالےٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہوگی۔

اوروں سے دعا کرانا

جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب لاہور اکونٹنٹ جنرل کے دفتر میں ملازم تھے۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملتان کے سفر پر تشریف لے گئے۔ لاہور میں حضور کو دوسری گاڑی کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا۔ ان دنوں حضرت مفتی صاحب بہت بیمار تھے۔ جب حضور لاہور اترے۔ تو سٹیشن سے ان کی عیادت کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے جو محلہ ستھاں میں تھا۔ اور انہوں نے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس بیٹھے رہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بھی ہمراہ تھے۔ جب آپ تشریف لے جانے لگے تو انہیں فرمایا کہ مفتی صاحب آپ بیمار ہیں۔ بیمار کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ہمارے کام میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ بندہ بھی اس وقت حضرت مفتی صاحب کے پاس موجود تھا۔ یہ آخر اکتوبر ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے۔ اس طرح سے گاہے گاہے آپ دوسروں سے بھی اپنے مقاصد کے واسطے دعا کرایا کرتے تھے۔

ایک طریقہ دعا

جموں کے رہنے والے خلیفہ نور الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ اور آجکل قریب سو سال کی عمر میں جموں میں مقیم ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ میری آنکھیں دکھتی تھیں۔ بہت علاج کئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور میری آنکھیں اچھی ہونے میں نہیں آتیں۔ حضور نے مجھے فرمایا آپ ان الفاظ میں دعا کیا کریں "اے خدا میرے وہ گناہ بھی بخش جن کی وجہ سے میں اس آنکھوں کے مرض میں گرفتار ہو گیا ہوں"۔

دعا سے عربی تصنیف

اپنے ابتدائی ایام تصانیف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی کتاب عربی زبان میں نہیں لکھی تھی۔ بلکہ تمام تصانیف اردو میں یا نظم کا حصہ فارسی میں لکھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رض نے عرض کیا کہ حضور کچھ عربی میں بھی لکھیں۔ تو بڑی سادگی اور بے تکلفی سے فرمایا۔ مولوی صاحب میں تو عربی لکھنا نہیں جانتا مولوی صاحب بے تکلف آدمی تھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ میں کب کہتا ہوں کہ حضور عربی جانتے ہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ کوہ طور پر جائیے اور وہاں سے کچھ لائیے۔ فرمایا اچھا میں دعا کرونگا۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے۔ اور جب دوبارہ باہر تشریف لائے تو ہنستے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب میں نے دعا کر کے عربی لکھنی شروع کی۔ تو یہ بہت ہی آسان معلوم ہوئی۔ چنانچہ پہلے میں نے نظم ہی لکھی۔ اور کئی سو شعر عربی میں لکھ کر لے آیا ہوں۔ آپ پڑھیے یہ عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی تصنیف تھی اور کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے کئی کتابیں عربی میں تصنیف کیں۔ اور زمانہ بھر کے علماء کو چیلنج کیا۔ کہ کوئی آپ کے مقابلہ میں ایسی فصیح اور بلیغ پر معنی و معارف و حقائق سے پُر عبارت عربی زبان میں لکھ کر دکھائے مگر کسی کو طاقت نہ ہوئی۔ کہ اس مقابلہ کے لئے کھڑا ہوتا الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کاروبار کا انحصار دعاؤں پر تھا۔ آپکی زندگی کے اوقات کا اکثر حصہ دعاؤں میں گزرتا تھا۔ ہر کام سے قبل آپ دعا کیا کرتے تھے۔ اور اپنے دوستوں کو بھی دعاؤں کیطرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔ دعا کو آپ ایک عظیم الشان نعمت یقین کرتے تھے۔ کسی اور ذریعہ کو آ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۰۹:۔ میں مرزا عطاء الرحمٰن ظفر ولد مرزا برکت علی صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ممباسہ ڈاکخانہ ممباسہ ضلع ممباسہ صوبہ کنیا کالونی مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس وقت ملٹری میں ملازم ہوں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۳۰ شلنگ ماہوار ہے۔ اس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات جو میری جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سارجنٹ مرزا عطاء الرحمٰن ظفر احمدی

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد احمدی مبلغ مشرقی افریقہ

گواہ شد:۔ عبدالسلام بھٹی مدرس علی دینا پرائمری اسکول ممباسہ

نمبر ۶۰۰۶:۔ میں نعمت اللہ خاں ولد ڈاکٹر امیر علی خاں صاحب مرحوم قوم گکھائی پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن جھیورانوالی ڈاکخانہ خاص تحصیل گجرات پنجاب حال ممباسہ کنیا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی خاص جائیداد نہیں ہے البتہ جھیورانوالی گاؤں میں ایک مکان پختہ جو میرے بھائی اور چچا کی شراکت میں ہے کے چوتھے حصہ کا حقدار ہوں۔ میں اس وقت ملازم ہوں۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اوسطاً ماہوار دو سو شلنگ کے قریب ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات میری جو بھی جائیداد یا ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نعمت اللہ خان

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ حال ممباسہ۔

گواہ شد:۔ محمد عالم

نمبر ۵۹۷۶:۔ میں عنایت اللہ ولد مولا داد قوم منہاس عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن ماڑودال ضلع سیالکوٹ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت صرف ایک سکونتی مکان ہے جسکی قیمت ۴۱۸ روپے ہے۔ اسمیں نصف حصہ میرا ہے۔ جسکی قیمت ۲۰۹ روپے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اگر میں اس رقم میں سے کوئی رقم خزانہ صدر انجمن میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ اس سے مجرا ہوگی اسکے علاوہ آٹھ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ عنایت اللہ

گواہ شد:۔ ماسٹر مولا بخش دارالعلوم قادیان دارالامان

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ دارالفضل قادیان

نمبر ۶۰۰۳:۔ میں صفدر علی خان ولد ملک عبداللہ خاں قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن انجمن آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والدین بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ اس لئے سردست میری اپنی کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ فی الحال مبلغ ۱۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میری جو جائیداد میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور میں خدا کے فضل اور توفیق سے اس وصیت میں قائم رہونگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

قوانین دفاع ہند کے قانون ۸۵ (بی) کے ضمنی قاعدہ نمبر (۱) کے ماتحت حکومت ہند کو جو اختیارات حاصل ہیں۔ ان کی رو سے مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹ جنوری سے ۲۸ فروری تک (جس میں یہ دونوں دن شامل ہیں) مفصلہ ذیل سٹیشنوں کو اول۔ دوم۔ درمیانہ اور سوم درجہ کے ذریعہ سفر کرنے والے کسی مسافر کو گاڑی پر سوار نہ کیا جائے گا جب تک ریلوے ایڈمنسٹریشن کو اس بات کی تسلی نہیں ہو جائے گی۔ کہ مسافر وہاں کنبھ میلہ میں شرکت کرنے کے علاوہ کسی اور کام کیلئے جا رہا ہے۔

الہ آباد جنکشن۔ اکھ سرائے۔ بھمر یالی۔ بھیر پور۔ بھرواری۔ منڈھیا گھاٹ۔ برچی۔ فیض اللہ پور۔ فتح پور گاپورا جگنا۔ کرچانہ۔ کوٹو خان خاگا۔ کنور سندھ۔ نانوری۔ منوہر گنج۔ سیجا روڈ۔ مرزا پور۔ میانی جنکشن۔ رسول آباد۔ سید سراوان۔ بسنگام۔ شجاعت پور۔ سرانکھو۔ صوبیدار گنج۔ اوپنج دہ۔ بسٹھ۔ نرائن۔ اترام پور۔ بادشاہ پورا۔ برسا کھی۔ بیارام۔ نبارس چھاؤنی۔ بھادوہی۔ بھدری۔ بھانوڑ۔ بھاد پاماؤ۔ بی بی پور۔ لشنتھ گنج۔ چوکھنڈی۔ چبیلا۔ دلماؤ۔ بندلپور۔ دریا پور۔ گیورا۔ گوٹھی۔ ہرنام گنج۔ الیشر داس پورا۔ جلالپور۔ داہی۔ جنگھائی جنکشن۔ جاددنہ کیمپنی۔ کاشی۔ لچھمن پور۔ لال گول گنج۔ لوہٹا۔ مارے آہو۔ مادآمیا۔ سندہ۔ منجاپر۔ پریوان۔ پارسی پور۔ پرتاپ گڑھ (اودھ) پچا پچاماؤ۔ پھول پور۔ پرتھی گنج۔ پریاگ۔ پریاگ گھاٹ۔ رائے بریلی جنکشن۔ رام چادرا۔ روڈ سیلنی پور۔ سرائے گوپال۔ سارا گنس رائے سوہیت۔ سوایا دان۔ سودان سا۔ تھر دائی۔ انچھار جنکشن۔ ظفر آباد جنکشن۔ امان پور۔ الہ آباد شہر بالا پور۔ بنارس شہر۔ بھیٹی۔ چلیہ۔ نبدیہ خاص۔ بردت پور۔ عزت برج۔ جنگی گنج۔ جونپور جنکشن۔ جھوسی۔ کاٹے کا۔ کچا دا روڈ۔ کنزہ روڈ۔ مادھو سنگھ۔ سندادا۔ مرزا پور گھاٹ۔ بگمت پور۔ راجہ طالب۔ رام ناتھ پور۔ سعید آباد۔ حزمانتھ۔ برگڑھ دکھورا۔ ارادت۔ جامرا۔ لومگارا مانک پور جنکشن۔ نینی جنکشن۔ نباہی۔ شنکر گڑھ۔

جنرل منیجر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی یکم جنوری۔ آج نوروز کی تقریب پر جنرل ویول نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۲ء کی ابتداء ایک ایسے ہنگامہ کشت و خون سے ہو رہی ہے جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی ۱۹۴۱ء میں ہر جگہ ہمارا پلہ بھاری رہا ہے۔ اور ہمنے ہٹلر کے اس دعویٰ کو غلط ثابت کر دکھایا ہے کہ جرمن فوج ناقابل تسخیر ہے۔ افریقہ میں جرمن فوجوں کو عبرتناک شکستیں ہوئی ہیں۔ اور اب وہاں انہیں نہ اناج مل رہا ہے اور نہ تیل۔ روس میں بھی ان کی بری گت بن رہی ہے۔ ان ناکامیوں پر پیچ و تاب کھا کر جرمن اب ہم پر نہایت بے جگری سے حملہ کریں گے۔ مگر اب ہماری طاقت میں بہت اضافہ ہو چکا ہے۔ مکار۔ دغاباز اور جھوٹا جاپان بھی جنگ میں شریک ہو گیا۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آخر فتح ہماری ہی ہو گی۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ روسیوں نے ماسکو سے سو میل جنوب مغرب میں کالوگا کے اہم جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں ان کی اس کامیابی کو اہم ترین فتح تصور کیا جاتا ہے دشمن یہاں بے شمار سامان جنگ چھوڑ کر بھاگا ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر بھی روسی فوج نے دشمن کو ستر میل پیچھے دھکیل دیا اور ایک اہم جنکشن دیری سٹی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے جرمنوں کا سلسلہ رسل و رسائل برباد ہو گیا ہے۔ جنوب میں روسی فوجیں اب خارکوف سے صرف ۴۵ میل ہیں۔ جنوبی کریمیا سے بھی جرمن بھاگ رہے ہیں۔

لاہور۔ یکم جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص گیہوں۔ آٹا۔ میدہ۔ اور سوجی صوبہ سے باہر نہیں بھیج سکتا۔

دہلی۔ یکم جنوری ۱۹۴۱ء کے آخری ہفتہ تک ہندوستان کی طرف سے قرضہ جنگ میں ایک ارب نو کروڑ کے قریب روپیہ دیا جا چکا ہے۔

دہلی۔ یکم جنوری۔ حکومت ہند نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس کے مطابق جنگ میں زخمی ہونے والوں کی امداد کی جائے گی ۱۵ سال سے زائد عمر کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اگر دفاع ملکی کے سلسلہ میں کوئی مارا جائے۔ تو اس کے ورثاء کو مدد دی جائے گی۔ مگر یہ مطلب نہیں کہ تمام نقصانات پورے کئے جائیں گے۔

اوٹاوہ۔ یکم جنوری۔ کینیڈا سے روانگی سے قبل مسٹر چرچل نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اٹلی جنگ سے علیحدہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ مداری (ہٹلر) نے بندر (مسولینی) کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ اور کہ سنگاپور پر جاپانی قبضہ نہ کر سکیں گے۔

کلکتہ۔ ۲ رجنوری۔ پولیس کمشنر نے اہل شہر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جس قدر کھائیاں کھود سکتے ہیں کھود لیں۔ تا ہوائی حملوں میں کام آ سکیں۔

رنگون۔ ۲ رجنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ منگل سے آج تک برما میں سوائے اس کے کوئی فوجی سرگرمی دکھائی نہیں۔ کہ سرحدوں پر مورچے مضبوط کئے جا رہے ہیں۔ اور تناسرم ڈویژن میں ہمارے گشتی دستے گشت کرتے رہے۔ ملک کو چھوڑ کر آنے والوں کے لئے کیمپ لگا دیئے گئے ہیں۔

دہلی۔ ۲ رجنوری۔ حکومت ہند سوتی دھاگے کے ہندوستان سے باہر جانے پر کڑی پابندیاں لگا رہی ہے۔

ماسکو۔ ۲ رجنوری۔ سوویٹ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماسکو کے ارد گرد جرمن مورچے خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن فوجیں دیازما کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ اعلان میں جرمنوں کے اس دعویٰ کی تردید کی گئی ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ماسکو پر برابر حملے کر رہے ہیں۔

سنگاپور۔ ۲ رجنوری۔ کوآنٹن کے آس پاس برابر لڑائی ہو رہی ہے۔ ہوائی اڈہ پر ابھی ہمارا ہی قبضہ ہے۔ شمال مغربی ملایا سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپانی بڑے پیمانہ پر آگے بڑھنے کے لئے حملہ کرنے سے قبل ہمارے مورچوں کو گھیرنا چاہتے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲ رجنوری۔ فلپائن سے جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گھمسان کی لڑائی کے باوجود جنرل میکارتھر اپنی دونوں فوجوں کو اکٹھا کر کے اسے منیلا کے ارد گرد کے علاقہ میں پھیلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اس فوج کے دونوں کنارے اب سمندر تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یہ محاذ دو سو میل لمبا ہے۔ اور جنگلی علاقہ میں ہے۔ اس لئے جاپانی ہوائی جہاز بھی آسانی سے حملہ نہ کر سکینگے

چین میں بھی صوبہ ہونان میں چینی فوجیں جاپانیوں پر سخت جوابی حملے کر رہی ہیں اور وہاں بڑی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینیوں نے شنگھائی سے ایک سو میل جنوب میں تین اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ تجویز ہے۔ کہ جنرل ویول کو بحرالکاہل کی بحری۔ بری اور فضائی افواج کا کمانڈر انچیف مقرر کر دیا جائے۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ اس خبر کی تصدیق ابھی دہلی سے نہیں ہو سکی۔ مگر اس کی تردید بھی نہیں کی گئی۔

لنڈن۔ ۲ رجنوری۔ آسٹریلین ہوائی جہازوں نے جاپانی جزائر کیرولین پر بمباری کی۔ اور وہاں کے قلعوں اور عمارتوں پر کامیاب حملے کئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ آسٹریلیا کے سب ہوائی جہاز واپس آ گئے۔ سیام کے علاقہ میں جاپان کے چار فوج بردار جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔

سڈنی۔ ۲ رجنوری۔ آسٹریلیا کی بندرگاہ پورٹ ڈارون پر ہوائی خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی جہاز نہیں دیکھا گیا۔ خطرہ کا الارم وہاں ایک بار پہلے بھی ہو چکا ہے۔

دہلی۔ یکم جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ کلکتہ اور چنکنگ میں نئی ہوائی سروس قائم ہو گئی ہے۔ اس سے جاپان میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ کیونکہ ہانگ کانگ پر قبضہ کے بعد بھی ان کا مقصد پورا نہیں ہوا اور چین کا تعلق ہندوستان سے قائم رہا۔ ٹوکیو ریڈیو سے کہا گیا ہے۔ کہ اگر کلکتہ کو چین کے لئے سپلائی کا مرکز نہ بنایا جائے۔ تو اس پر کوئی حملہ نہ کیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ملایا میں ہندوستانیوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ اگر وہ جاپانیوں سے نہ الجھے۔ تو ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا۔

بمبئی۔ یکم جنوری۔ ہندوستانی کارخانے سامان جنگ کی تیاری میں جو سرگرم امداد دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ پارچہ بافی کی ایک فرم نے دس روز میں سوا لاکھ گز کپڑا تیار کر کے دے دیا۔ جو پہلے تیار نہ ہوتا تھا۔ اور جس کی دفاعی محکمہ کو سخت ضرورت تھی۔

دہلی۔ یکم جنوری۔ وہیٹ (گندم) کمشنر نے چارج لے لیا ہے۔ اب ریلوے کے ذریعہ گندم کی ٹرانسپورٹ کے لائسنس جاری کرنے کا مجاز صرف وہی ہو گا۔ گندم کے ذخائر کی نقل و حرکت اور ان پر قبضہ کے متعلق پہلے جو اختیارات صوبائی حکومتوں کو حاصل تھے۔ وہ اب وہیٹ کمشنر کو حاصل ہوں گے۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ ہندوستان کے ٹریڈ کمشنر مقیم کینیڈا نے ایک تار میں بیان کیا ہے کہ مسٹر چرچل کے کینیڈا آنے سے برطانیہ کے متعلق کینیڈا کے تمام شبہات دور ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ناامیدی اور مایوسی بھی آپ کی آمد سے دور ہو گئی ہے۔ اور تمام لوگ متحدہ مقصد کیلئے لڑنے کو پوری طرح تیار ہو گئے ہیں۔

لنڈن۔ یکم جنوری۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگرچہ جرمنوں نے روسٹوف کا شہر بالکل برباد کر دیا تھا۔ لیکن اب وہاں دوبارہ کاروبار شروع ہو گیا ہے۔ اور بازاروں میں خوب چہل پہل نظر آ رہی ہے

لنڈن۔ یکم جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اُن قیدیوں کو رہا کرانے کی کوشش کر رہی ہے جو ہانگ کانگ اور ملایا میں جاپانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ہیں +

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔